روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 6/اکتوبر2006ء 12رمضان 1427ہجری 6اخاء1385ہش جلد56-91 نمبر226

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

26دسمبر1905ءکوواقفین زندگی کاذکرکرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا

سادہ ترجمہ پڑھ لینے سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا۔ان علوم کا جوقرآن شریف کے خادم ہیں واقف ہونا ضروری ہے۔اس طرح پرقرآن شریف پڑھایا جاوے اور پھر حدیث۔اوراس طرح پران کواس سلسلہ کی سچائی سے آگاہ کیا جاوے اورایسی کتابیں تیار کی جاویں جواس تقسیم کے ساتھ ان کے لئے مفید ہوں۔اگر یہ سلسلہ اس طرح پر جاری ہوجاوے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ ہمارے مقاصد کا بہت بڑا امر حلہ طے ہوجاوے گا۔یہ بھی یاد رہے کہ بیان کرنے والے تقسیم اوقات کے ساتھ بیان کریں اور پھر وہ ان بچوں سے امتحان لیں۔

غرض مَیں جوکچھ چاہتا ہوں وہ تم نے سن لیا ہے اور میری اصل غرض اور منشاء کوتم نے سمجھ لیا ہے۔اس کے پورا کرنے کے لئے جوجوتجاویز اور پھران تجاویز پر جواعتراض ہوتے ہیں وہ بھی تم نے بیان کردیئے ہیں اورمَیں سُن چکا ہوں۔مَیں مدرسہ کی موجودہ صورت کوبھی پسند کرتا ہوں۔اس سے نیک طبع بچے کچھ نہ کچھ اثر ضرور لے جاتے ہیں۔اس لئے یہ نہیں چاہیئے کہ مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ۔تجربہ کے طور پر سردست ایک سال کے لئے ہی ایسا انتظام کرکے دیکھو کہ ہفتہ وار جلسوں کے ذریعہ ان کو دینی ضروریات سے آگاہ کیا جاوے۔ہاں عربی زبان کے لئے معقول انتظام ہونا چاہئے۔اگراس کے لئے کچھ نہ ہوتو پھر ہماں اش درکاسہ والی بات ہوگی۔گویا زبانی توسب کچھ ہوا مگر عملی اور حقیقی طور پر کچھ بھی نہ ہوا۔

اس بات کوبھی زیر نظر رکھ لوکہ اگران بچوں پراور بوجھ ڈالا گیا تو وہ پاس ہونے کے خیالات میں دوطرفہ محنت نہیں کرسکیں گے۔ایک ہی طرف کوشش کریں گےاوراگر علیحدہ تعلیم ہوگی تواس کے لئے دقّت وہی ہےوہ بڑھ نہیں سکتا۔اس لئے ایک تو وہی صورت ہوسکتی ہے جوزبانی تعلیم کی مَیں نے بتائی ہے۔

اورایک اَوریہ صورت ہے کہ وہ بچے جو پاس اورفیل کی پروانہ رکھیں بلکہ ان کی غرض خدمت دین کے لئے تیار ہونا ہواورمحض دین کے لئے تعلیم حاصل کریں ایسے بچوں کے لئے خاص انتظام کردیا جاوے مگران کے لئے بھی یہ ضروری امر ہے کہ علوم جدیدہ سے انہیں واقفیت ہو۔ایسا نہ ہوکہ اگر علوم جدیدہ کے موافق کسی نے اعتراض کردیا تو وہ خاموش ہوجاویں اور کہہ دیں کہ ہمیں تو کچھ معلوم نہیں۔اس لئے موجودہ علوم سے انہیں کچھ نہ کچھ واقفیت ضروری ہے تاکہ وہ کسی کے سامنے شرمندہ نہ ہوں اوران کی تقریر کااثر زائل نہ ہوجاوے۔محض اس وجہ سے کہ وہ بے خبر ہیں۔

ہاں ایک جماعت یہ ہوکہ وہ دونو علوم حاصل کرسکیں اور بجائے خود انہیں وقت کی پروانہ ہو۔پھراس پرمشکل یہ ہوگی کہ استاد مستعد اور مقرر بنیں۔غرض ہر پہلو کوسوچ کر یہ انتظام کرنے کی بات ہے۔اس لئے مَیں جب ان تمام امور کو مدّنظر رکھ کرسوچتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں اور سمجھ نہیں سکتا کہ ہمارا جومطلب ہے وہ کیونکر پورا ہوسکتا ہے۔اگر موجودہ صورت ہی کوقائم رکھیں اورکوئی انتظام نہ کیا گیا تو پھران ساری تقریروں سے فائدہ کیا ہوا؟اوراگراس پرمضامین بڑھادیں تو استاد واویلا کرتے ہیں کہ وقت تھوڑا ہےاورساتھ ہی لڑکوں کی صحت کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس نکتہ کو مدّنظر رکھو کہ ایسے لوگ تیار ہوجاویں گے۔اس لئے کہ مَیں چاہتا ہوں کہ میرے سامنے تیار ہوں۔.......................... فائدہ اسی سے ہوگا۔

مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اگرکوئی شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں رہے اوراُسے ہماری تقریریں سننے کا موقعہ مل جاوے تو وہ مشرق ومغرب کے مولوی سے بڑھ جاوے گا۔اس لئے جوکچھ ہو میرے سامنے ہو۔آپ لوگ اس کی فکر کریں۔مَیں اس امر میں تمہارے ساتھ اتفاق رائے کرتا ہوں کہ مدرسہ کوتوڑا نہ جاوے۔ان کے لئے تو تعطیل کا دن مناظرات اوردینیات کے واسطے قرار دیا جاوے۔ہمارا یہ مطلب نہیں کہ سب کے سب مولوی ہی ہوجاویں اورنہ ایسا ہوسکتا ہے۔ہاں اگران میں سے ایک بھی نکل آوے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا مقصد پورا ہوگیا۔اور باقیوں کوکم ازکم اپنے دین ہی کی خبر ہوجاوے گی اوروہ غیرقوموں کے فتنہ میں نہ پڑسکیں گے۔

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ621)

علم اور عبادت

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

علم کے بغیر عبادت میں کوئی بھلائی نہیں۔اورتدبر اورغور کے بغیر محض قراءت کا کوئی فائدہ نہیں۔

(سنن دارمی۔ المقدمہ ۔ باب من قال العلم الخشية حديث نمبر:299)

سالانہ اجتماع انصاراللہ کا التواء

۞ مجلس انصاراللہ پاکستان کا سالانہ اجتماع مورخہ 27-28-29۔اکتوبر 2006ء حکومت کی طرف سے اجازت نہ ملنے کی وجہ سے ملتوی کیا جاتا ہے۔ان تاریخوں میں یہ اجتماع نہیں ہوگا۔ضلعی عہدیداران جملہ مجالس کو یہ اطلاع پہنچادیں۔شکریہ

(قائدعمومی مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ)

نمایاں کامیابی

۞ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ اولیول لاہور نیشنل گرائمر سکول یونیورسٹی آف کیمبرج کے امتحان میں مکرم ملک فراز احمد صاحب ولد مکرم مبشر خلیل ملک صاحب ایڈووکیٹ مصطفیٰ ٹاؤن حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے سات A حاصل کئے ہیں۔مجموعی طور پر 94 فیصد نمبر حاصل کئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے یہ اعلیٰ کامیابی مبارک کرے اور مزید نمایاں کامیابیوں سے نوازے۔آمین

ضرورت لیب ٹیکنیشن

۞ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیرانتظام نورالعین دائرۃ الخدمت انسانیہ میں ایک لیب ٹیکنیشن /لیب اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احمدی احباب اپنی درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ 20/اکتوبر 2006ء تک دفتر میں جمع کروادیں۔انٹرویو کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔کوائف ساتھ لف کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

☆ خداتعالیٰ کی راہ میں قید کئے جانے والے مختلف احباب جماعت کی باعزت رہائی کیلئے درخواست دعا ہے۔اللہ تعالیٰ ان اسیران راہ مولیٰ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اوران کو ہرقسم کی پریشانی سے بچائے۔آمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 403)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے بعض شہ پارے ''مضامین حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل'' جلد دوم کے حوالہ سے پیش ہیں۔

مذاہب عالم کے تقابلی مطالعہ کا زریں اصول

ولا تجادلوا ...... (عنکبوت:47)

ترجمہ:۔ اور اہل کتاب سے کبھی بحث نہ کرو مگر اعلیٰ اور مضبوط دلیل کے ساتھ

اسی طرح ایک دوسرا اصول مباحثات کے لئے حضرت مسیح موعود نے یہ پیش کیا کہ فریقین اپنی اپنی مستند اور بہترین اور قابل اعتماد کتابوں کے نام چھاپ دیں۔ اور دوسرا فریق ان کتابوں سے باہر نہ جائے۔ خود بھی انہی کو مستند مانے۔ اور انہی میں سے دلائل پیش کرے اور دوسرے فریق کو بھی اختیار نہ ہوگا۔ کہ بے اعتبار الم غلم کتابوں سے لے کر اپنے مقابل مذہب پر اعتراض شروع کر دے۔ اس کا حوالہ شروع میں لکھا گیا ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب سے انہی کتابوں کی رو سے بحث کیا کرو جو اس فریق کے نزدیک احسن اور نہایت قابل اعتماد اور قابل سند ہیں نہ یہ کہ وہ فریق تو ان کو صحیح مانتا نہیں نہ ان کتابوں کی اس کے نزدیک کوئی وقعت ہے۔ مگر زبردستی ان کی بناء پر فریق مخالف اعتراض شروع کر دے۔

خدا تعالیٰ کا پُر اسرار نام

نیچریوں، فلسفیوں اور سائنسدانوں کا شرک نہایت باریک اور آخری درجہ شرک کا ہوتا ہے۔ وہ اسباب کو مؤثر حقیقی سمجھتے ہیں۔ اور خالق الاسباب یا مسبب الاسباب کا قدم بیچ میں سے نکال دیتے ہیں۔ حالانکہ تمام تاثیریں اور خواص اسباب کے ایک قیوم نے ان کے اندر قائم کر رکھے ہیں۔ اس کی مرضی اور ارادہ شامل حال نہ ہو تو نہ وہ اشیاء ہیں نہ اسباب نہ ان کے خواص۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود نے کسی معاملہ میں مجھے کہا کہ میاں خدا کا ایک نام مسبب الاسباب بھی ہے یہ نام لے کر اس سے دعائیں کیا کرو۔'' (صفحہ 982-981)

محبت الٰہی کا ذریعہ حصول

''میں نے بہت سے احمدی احباب سے یہ سوال سنا ہے کہ وہ کیا باتیں ہیں جن سے خدا کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ اگر ان سے کہا جائے کہ کوئی خاص بات نہیں صرف ایمان لانا اور اعمال صالحہ کرنا کافی ہے وہ اس کے ماننے سے ہچکچاتے ہیں اور یقین نہیں کرتے بلکہ کوئی خاص عمل اور خاص وظیفہ اور خاص طریقہ ڈھونڈتے ہیں حالانکہ وہ غلطی پر ہیں۔ جو بھی ایمان لائے گا اور صحیح عمل کرے گا۔ وہ خدا کی محبت کو پا لے گا اگر نہ پا سکے تو پھر یہ نہ سمجھے کہ کسی خاص بات کی ضرورت ہے۔ بلکہ یہ سمجھے کہ میرے ایمان یا اعمال میں نقص ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو صاف فرما دیا ہے کہ............

سیجعل لھم الرحمن ودا (مریم:97)

یعنی جو لوگ ایمان لائے۔ اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے ضرور رحمان خدا ان سے محبت کرے گا۔ اب ان واضح الفاظ کے بعد اور کسی ثبوت کی کیا ضرورت ہے۔''

نزول معرفت کی ظاہری کیفیات

''تمام وہ کلمات جو زبان پر الہامی طور سے جاری ہوتے ہیں۔ ایک قسم کے نہیں ہوتے۔ وہ کبھی آہستہ کبھی درمیانی آواز کبھی بلند آواز سے نکلتے ہیں۔ مگر ہر الٰہی وحی کے ساتھ اس کا اثر دل پر ضرور ہوتا ہے اور ہر وحی حسب ذیل کمال رکھتی ہے ورنہ اس کے الہام ہونے میں شبہ ہے۔

1۔ اس میں کوئی نیا علم اس ملہم کے لئے ہوتا ہے۔ 2۔ پیشگوئی یا غیب ہوتا ہے۔ 3۔ قدرت کا اظہار ہوتا ہے۔ 4۔ حکم ہوتا ہے۔ 5۔ بشارت یا انذار ہوتا ہے۔

سب سے زیادہ عام وقت الہام کا تہجد اور صبح کے درمیان ہے۔ لیکن دوسرے اوقات میں بھی ہوتا ہے۔ علاوہ کان، زبان اور تحریر کے باقی حواس پر بھی وحی نازل ہوتی ہے۔ مگر بطور وحیٔ خفی کے نہ کہ لفظی کلام۔ مثلاً حضرت یعقوبؑ کا یوسف علیہ السلام کی قمیص سے ان کی خوشبو سونگھ لینا۔ یا کسی سے مصافحہ کرتے وقت اس کے اندرونہ کا احساس ہو جانا یا کسی شخص کے پاس بیٹھ کر یا نماز میں اس کے ساتھ کھڑے ہو کر اس کی اندرونی کیفیت کا ایک حد تک محسوس کر لینا یہ سب الہام ہی کی قسمیں ہیں اور جس طرح وحی متلو کے وقت انسان پر ایک کیفیت ایسی طاری ہو جاتی ہے جس کا ذکر احادیث میں آتا ہے کہ حضورؐ پر علاوہ ربودگی کے گرمی اور پھر پسینہ اور چہرہ کا سرخ ہو جانا وغیرہ نمایاں ہو جاتا تھا۔ اسی طرح الہام کے وقت کچھ نہ کچھ ایسی صورت ضرور پیدا ہو جاتی ہے اور وحی خفی یعنی نزول معرفت کے وقت بھی یہ کیفیت کسی قدر ضرور پیدا ہوتی ہے۔ چہرہ گرم اور سرخ ہو جاتا ہے۔ آواز میں خاص جوش ہوتا ہے۔ اور الفاظ بے تکان و بے تکلف نکلتے چلے جاتے ہیں۔ اور پیچھے سے علم کا دریا امنڈتا چلا آتا ہے **چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح کے خاص خاص خطبات میں جب یہ حالت شروع ہوتی ہے تو میں عموماً اسے پہچان لیتا ہوں اور جب ختم ہو جاتی ہے تو فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ گویا وہ Current Switch off ہو گئی ہے۔ یہی حال حضرت مسیح موعود کا دیکھا تھا۔ تقریر فرماتے تھے تو بعض اوقات آدھ گھنٹہ اپنے علم اور زبان کے زور پر چلتے تھے۔ پھر یکدم معلوم ہوتا تھا۔ کہ اب اوپر سے ایک نئی برقی رو سے کنکشن ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا۔ معارف اور علوم کا دریا بہنے لگتا۔ تقریر میں نہایت درجہ روانی آ جاتی۔ چہرہ سرخ ہو جاتا۔ آواز بلند ہو جاتی اور آنکھیں بند۔ پھر کچھ دیر کے بعد یکدم وہ تقریر ختم ہو جاتی اور ایک Break کی کیفیت سننے والے کو محسوس ہوتی۔ بس پھر خاموش ہو جاتے۔ یہ نمونہ ہے معرفت یا وحی خفی کی رَو کا۔**

تحریری وحی علاوہ کسی تحریر کے دکھائے جانے کے خود اپنی تحریر کے دوران میں بھی کبھی شروع ہو جاتی ہے اور انسان لکھتے لکھتے یکدم اپنے ارادہ سے باہر ہو جاتا ہے اور تحریر حسب منشاء الٰہی جاری رہتی ہے۔ یہاں تک کہ صفحہ دو صفحہ لکھ کر وہ کیفیت جاتی رہتی ہے۔ اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ یہ حصہ میرے ارادہ اور میرے منشاء سے نہیں لکھا گیا۔ بلکہ بیرونی الٰہی طاقت نے مجھ سے لکھوایا ہے۔'' (صفحہ 993-992)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تحریک جدید کیلئے مالی قربانی

تحریک جدید سیدنا حضرت مسیح موعود کے الہامات کی روشنی میں زمین کے کناروں تک بسنے والی اقوام تک پیغام حق پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔ اس کیلئے مالی قربانی پیش کرتے وقت اس کی عالمگیر ذمہ داریوں کے پیش نظر تاحد استطاعت وعدہ پیش کرنا چاہئے۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود کے درج ذیل چند ارشادات پیش نظر رکھے جائیں۔

☆ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔'' (مطالبات صفحہ 5)

☆ حضور نے جب بھی نئے سال کا اعلان فرمایا تو آخر میں اکثر و بیشتر حسب ذیل الفاظ استعمال فرمائے۔ ''تحریک کرتا ہوں کہ دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندہ لکھوائیں اور پھر اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔'' (سبیل الرشاد صفحہ 210)

☆ غرض ہمارا اشاعت (دین) کا کام ہر روز بڑھے گا اور اخراجات بھی بڑھیں گے۔ جو بہرحال آپ کو برداشت کرنے پڑیں گے۔'' (سبیل الرشاد صفحہ 210)

ان ارشادات کی روشنی میں اپنے محبوب امام کی خدمت میں تحریک جدید کیلئے پیش کی جانے والی مالی قربانی تحریک جدید کی عالمگیر ذمہ داریوں کے مطابق ہونی چاہئے کہ اس مقدس تحریک کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء پورا کرنا مقصود ہے کہ ''میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔''

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت

مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب آڈیٹر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بھتیجے مکرم محبّ الرحمٰن صاحب کارکن بلڈ بینک کو 3 ستمبر 2006ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے جو برادرم محترم نعیم الرحمٰن صاحب کی پوتی اور برادرم مکرم عزیز الرحمٰن صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ کی نواسی ہے حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام مفلحہ عطا فرمایا ہے بچی وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

ولادت

مکرم سید حمید الحسن صاحب زعیم انصار اللہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 18 ستمبر 2006ء کو خاکسار کے بیٹے مکرم سید طاہر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بچی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام دانیہ طاہر ہے اور بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادمہ دین بناوے۔ بچی مکرم رانا عبدالحکیم صاحب کاٹھ گڑھی مرحوم کی نواسی ہے۔

بازیافتہ نقدی

مکرم محمد عامر بٹ صاحب ولد مکرم محمد افضل بٹ صاحب کوارٹر نمبر 121 صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں ایک پرائیویٹ احاطہ سے کچھ نقدی گری ہوئی ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو نشانی بتلا کر خاکسار سے حاصل کر سکتے ہیں۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

رمضان المبارک اور عیدین کے مسائل اور برکات

1۔عربی میں روزہ کو صوم کہتے ہیں جس کے معنی رکنے کے ہیں اور اصطلاح میں طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور میاں بیوی کے خصوصی تعلقات اور ہر قسم کے برے کاموں سے رکنے کا نام روزہ ہے جو روحانی ترقیات کا بہترین ذریعہ ہے۔

2۔''پانچ بنائے دین میں سے ایک بناء ماہ رمضان کے روزے ہیں یعنی اس ماہ میں ہر مومن عاقل بالغ پر روزے رکھنا فرض ہے۔ ہاں جو مسافر یا بیمار ہو یا عورت حائضہ یا دودھ پلاتی ہو تو وہ رمضان میں روزے نہ رکھے۔''

(مشکوٰۃ کتاب الصوم باب صوم المسافر ص 178)

بلکہ دوسرے ایام میں سال کے اندر اکٹھے یا ایک ایک کر کے روزے رکھ لے۔

3۔روزہ دار کو لازم ہے کہ ذکر الٰہی میں مشغول رہے جھوٹ، غیبت، حسد، کینہ، چوری، گالی اور لڑائی وغیرہ تمام برے افعال سے بچے ورنہ اس کا روزہ حقیقی روزہ نہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو روزہ رکھ کر جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔''یعنی اس کا روزہ بے کار ہے۔

(ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فی التشدید فی الغیبة للصائم)

4۔حاملہ دودھ پلانے والی عورت، دائمی مریض، پیرفرتوت شخص پر جو دوسرے موقع پر روزہ نہ رکھ سکے اس کو اگر توفیق ہو تو فی روزہ ایک مسکین کا کھانا دو وقت واجب ہے جسے فدیہ کہتے ہیں۔ کیونکہ روزہ کی ایک بڑی غرض تقویٰ اور پاکیزگی پیدا کرانے کے علاوہ غرباء و مساکین کی امداد کا احساس کرانا بھی ہے۔

5۔ جو عمداً روزہ توڑ دے وہ ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے روزے متواتر رکھے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم باب تنزیہ الصوم ص 176)

6۔رمضان المبارک میں تہجد پر زور دینا چاہئے۔ دراصل نماز تراویح بھی تہجد کی ہی نماز ہے جو پچھلی رات کی بجائے نماز عشاء کے بعد باجماعت پڑھی جاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعت تہجد پڑھا کرتے تھے۔

7۔آخری عشرہ میں 20 رمضان کی صبح کے وقت سے خانہ خدا میں روزہ کے ساتھ اعتکاف بیٹھنا سنت نبوی ہے۔اعتکاف کی حالت میں دن رات ذکر الٰہی۔ تلاوت قرآن کریم۔تہجد۔ اشراق۔ چاشت۔ نماز تسبیح وغیرہ نوافل اور دعاؤں میں مشغول رہے۔

8۔رمضان میں غرباء اور مساکین کی امداد کے لئے صدقہ فطر بھی مقرر کیا گیا ہے جو ہر مومن پر خواہ مرد ہو یا عورت امیر ہو یا غریب۔ اور خورد و کلاں پر نماز عید سے پہلے پہلے ادا کرنا واجب ہے۔ یعنی فی کس تقریباً پونے تین سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرنا ہے اس سے نصف بھی دینا جائز ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم باب صدقة الفطر)

مسائل رمضان المبارک

1۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا کرنی چاہئے:۔

اللھم انی لك صمت و علی رزقك افطرت۔

اے اللہ! میں نے تیری رضا کے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کرتا ہوں۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم باب رویة الھلال ص 175)

2۔فرمایا: جب تک لوگ روزہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے اس وقت تک خیر و برکت بھلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے۔

(جامع ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فی تعجیل الافطار)

3۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے سوا بھی خیرات کیا کرتے تھے۔ مگر رمضان میں آپ تیز آندھی سے بھی صدقہ و خیرات میں بڑھ جاتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب أجود ماکان النبیؐ یکون فی رمضان)

4۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ''جو شخص شرعی رخصت اور بیماری وغیرہ جائز عذر کے بغیر ماہ رمضان میں روزہ چھوڑ دے وہ بعد میں ساری عمر بھی نفلی روزے رکھے تو اس کے برابر نہ ہو سکیں گے۔''

(جامع ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فی الافطار متعمدًا)

5۔ روزہ میں مسواک اور غسل کرنا۔ بدن کو تیل لگانا۔ آئینہ دیکھنا اور خوشبو لگانا جائز ہے۔ مگر سرمہ لگانا مکروہ ہے۔

6۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے سال حضرت جبرائیل علیہ السلام نے قرآن کریم کا دو بار دور کرایا تھا۔

(مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن باب الاعتکاف ص 183)

اس لئے رمضان میں دو مرتبہ بذریعہ تلاوت قرآن کریم ختم کرنا مناسب ہے۔ یہ یاد رہے کہ تلاوت کے لئے وقت کی کوئی پابندی نہیں ہے۔

7۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم)

8۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو روزہ افطار کرائے اسے روزہ رکھنے کے برابر ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔

(جامع ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فی فضل من فطر صائما)

9۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''جو رمضان کے روزے رکھے اور پھر عید کے بعد ماہ شوال میں چھ روزے رکھے تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے۔''

(مشکوٰۃ کتاب الصوم باب رویة الھلال)

کیونکہ ایک روزہ سے دس گنا ثواب ملتا ہے۔

برکات رمضان المبارک

1۔قرآن کریم نے روزہ کی ایک غرض و برکت تتقون (البقرہ ع 23) فرمائی ہے کہ اس میں برائیوں سے بچنے اور نیکیوں میں بکثرت حصہ لینے کی وجہ سے انسان متقی اور پرہیزگار بن جاتا ہے۔

2۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں رمضان میں اپنے بندوں کے بہت قریب ہوتا ہوں اور دعائیں کرنے والوں کی دعائیں سنتا ہوں۔ پس چاہئے کہ وہ میرے احکام پر عمل کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ ہدایت پائیں۔ (البقرہ ع 23) گویا رمضان المبارک قبولیت دعا۔ رویا۔ کشوف اور قرب الٰہی کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

3۔حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے کہ روزہ دار کھانا پینا اور اپنی خواہشات کو میری خاطر ترک کرتا ہے اور روزے خاص میرے لئے ہیں اس لئے میں ہی اس کا بدلہ ہوں اور ایک نیکی کا بدلہ و ثواب دس گنا ہوگا۔ (مشکوٰۃ کتاب الصوم الفصل الاول)

4۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔جب رمضان آجاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

(ترمذی ابواب الصوم ماجاء فی فضل شھر رمضان)

5۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم)

6۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

یہ مہینہ تو مواساۃ اور غرباء پروری کا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم الفصل الثالث ص 173)

7۔اور فرمایا:۔رمضان المبارک میں ایک رات (لیلۃ القدر) ایسی ہے جو ہزار رات سے بھی بہتر ہے۔ جو اس سے محروم رہا وہ تمام نیکیوں سے محروم رہا اور اس کی خیر و برکت سے کوئی بدقسمت ہی محروم رہ سکتا ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم الفصل الثالث ص 173)

8۔اور فرمایا۔ جو لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

(ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فی فضل شھر رمضان)

9۔اور فرمایا:۔لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم باب لیلة القدر ص 181)

10۔اور فرمایا:۔لیلۃ القدر میں یہ دعا کیا کرو۔

اللھم انك عفو تحب العفو فاعف عنی۔ اے میرے اللہ! تو ہی بخشنے والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے بخش اور میرے گناہ معاف فرما۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم باب لیلة القدر ص 182)

11۔ماہ رمضان امراء اور صاحب حیثیت لوگوں کو غرباء و مساکین کا احساس کراتا ہے اور ان میں صدقہ و خیرات کے ذریعہ الفت اور اخوت کا بے نظیر جذبہ پیدا کرتا ہے جس سے بہت سے ملکی فتنوں کا سدباب ہو سکتا ہے اور امیر و غریب کا جھگڑا نہیں رہتا۔ پس رمضان اور رمضان کے بعد اس طرف بہت توجہ کرنی چاہئے۔

آخری عشرہ اور اعتکاف

اعتکاف کے لغوی معنے کسی جگہ بند ہو جانے یا ٹھہرنے کے ہیں۔ اصطلاح میں عبادت کی نیت سے روزہ رکھ کر خانہ خدا میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔

رمضان کے آخری عشرے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خصوصیت کے ساتھ اعتکاف کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ مسنون اعتکاف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل سے ثابت ہے یہ ہے کم از کم اعتکاف دس دن کا ہو۔

اعتکاف بیس رمضان المبارک کی نماز فجر سے شروع کرنا چاہئے۔

اعتکاف کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم ابواب الاعتکاف)

قرآن کریم میں رمضان المبارک کے آخر میں لیلۃ القدر کی برکات کا ذکر ہونے کے علاوہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ یہ بتاتا ہے کہ آنحضورؐ

کمر کس لیتے نہ صرف خود شب بیداری کرتے بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی (عبادت کے لئے) جگا دیتے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم باب لیلۃ القدر)

غرضیکہ رمضان کے آخری عشرہ میں رحمت الٰہی اور مغفرت کے حصول کی بنا پر جہنم سے آزادی ملتی ہے۔ خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر دعائیں قبول فرماتا ہے۔ ان ایام میں خدا تعالیٰ کی عبادت کی دوسرے ایام کی نسبت زیادہ توفیق مرحمت ہوتی ہے۔

اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس دور ابتلاء میں آپس کے تعلقات اخوت و مودّت کو زیادہ بڑھائیں۔ باہمی رنجشوں کو دور کریں اور اگر گزشتہ ایام میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سلامتی۔ درازی عمر اور آپ کے تمام مقاصد کی تکمیل و کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ تمام اسیران راہ مولا کی خیریت اور رہائی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ جنہوں نے عملی طور پر قربانی کا مظاہرہ کیا ہے۔ تمام واقفین زندگی و کارکنان کے لئے جو مختلف ممالک میں کام کر رہے ہیں کامیابی اور تمام احمدیوں کے مقاصد حسنہ کے پورا ہونے اور استحکام پاکستان کے لئے غیر معمولی دعاؤں سے کام لیا جائے۔

چل رہی ہے نسیمِ رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

روزوں کی اہمیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الصیام)

1۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’خدا تعالیٰ کا منشاء روزوں سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ.......... پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے۔ انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا بھی انہیں مل جاوے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 ص 123)

2۔ حضرت مسیح موعود ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:۔

’’میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔

(تفسیر سورۃ البقرہ زیر آیت 184 از حضرت مسیح موعود ص 258)

3۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔‘‘ (فتاوی احمدیہ ص 183)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

’’میرے نزدیک ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی وجہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے روزہ چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے میں بیمار ہو جاؤں گا.......... روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جا سکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو.......... وہ بیماری کہ جس پر روزہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔‘‘ (الفضل 11 /اپریل 1925ء)

ایک بدی دور کرنے کا عزم

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اپنے ایک مضمون میں رقمطراز ہیں:۔

’’حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ بدیوں کو ترک کرنے کے لئے ایک خاص قسم کا ماحول سازگار ہوا کرتا ہے اور یہ ماحول رمضان کے مہینہ میں بدرجہ اتم میسر آتا ہے۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ رمضان کے مہینہ میں اپنے نفس کا مطالعہ کر کے اپنی کسی بدی کو ترک کرنے کا عہد کریں۔‘‘

(الفضل 27 /اپریل 1955ء ص 4 کالم نمبر 2)

عید الفطر کی نماز

1۔ عید کے روز صبح سویرے اٹھنا۔ غسل کرنا۔ حسب توفیق عمدہ لباس پہننا۔ آرائش کرنا۔ خوشبو لگانا۔ مسواک کرنا۔ عیدگاہ میں جلد جانا۔ نماز شہر سے باہر پڑھنا وغیرہ مسنون امور ہیں۔

2۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے ایک راستہ سے جاتے اور دوسرے راستہ سے واپس تشریف لایا کرتے تھے۔

(مشکوٰۃ کتاب المناسک باب صلوٰۃ العیدین ص 126)

3۔ تمام عورتوں کا عیدگاہ میں جانا اور نماز میں شریک ہونا ضروری ہے البتہ جو حائضہ ہوں وہ نماز میں شریک نہ ہوں۔ حضرت ام عطیہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کہ ہم عیدین میں پردہ نشین عورتوں کو بھی عیدگاہ میں لے جائیں مگر حائضہ عورتیں نماز پڑھنے والیوں سے الگ ایک طرف بیٹھ کر شریک دعا ہوں۔ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے پاس اوڑھنے کا کپڑا نہ ہو تو پھر؟ آپؐ نے فرمایا اسے دوسری عورت اپنی چادر میں شریک کر لے۔‘‘

(جامع ترمذی ابواب العیدین باب فی خروج النساء فی العیدین)

4۔ یہ امر بھی مسنون ہے کہ عید الفطر میں جانے سے قبل کچھ نہ کچھ کھا لیا جائے لیکن عید الاضحیہ میں نماز عید سے قبل کچھ نہ کھائے۔ چنانچہ بریدہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں تو کھائے بغیر نہ جاتے لیکن عید الاضحیٰ میں جب تک نماز نہ پڑھ لیتے کچھ تناول نہ فرمایا کرتے۔ یعنی ناشتہ تک نہ فرماتے۔

(جامع ترمذی ابواب العیدین فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج)

اگر نماز عید کے بعد قربانی کے گوشت سے افطار کیا جاوے تو انسب ہے۔

5۔ عید الاضحیٰ کی نماز عید الفطر کے وقت سے قبل پڑھی جاتی ہے کیونکہ اس کے بعد قربانی کرنا ہوتی ہے۔ عید الفطر کی نماز کا وقت اس وقت ہے جب سورج دو نیزہ کے برابر چڑھ آئے اور عید الاضحیٰ کا وقت ایک نیزہ کے برابر سورج بلند ہونے پر ہو جاتا ہے۔

6۔ عید کی نماز شہر سے باہر ہونی چاہئے۔ ہاں اگر بارش وغیرہ کا عذر ہو تو یومیہ نمازوں کے مرکز میں بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک عید کے موقع پر بارش تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب یصلّی بالنّاس فی المسجد اذا کان یوم مطر)

7۔ نماز عید کا طریق یہ ہے کہ دو رکعت نماز اس طرح باجماعت پڑھی جاتی ہے کہ جب امام تکبیر تحریمہ کہے تو اس کے بعد ثناء پڑھے پھر پہلی رکعت میں قراءت سے قبل سات تکبیریں کہے۔ ہر ایک تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے جائیں جیسے نماز کے شروع کرتے وقت اٹھائے جاتے ہیں۔ مگر فرق صرف اس قدر ہے کہ اول تکبیر میں تو تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جاتے ہیں مگر ان تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے کے بعد کھلے چھوڑے جاتے ہیں اور ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر قراءت یعنی الحمد شریف اور کوئی سورۃ بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے۔ دوسری رکعت میں قراءت شروع کرنے سے پہلے پانچ تکبیریں اسی طرح کہی جائیں اس طرح دو رکعت نماز پوری کر کے نماز کی طرح قعدہ میں بیٹھ کر تشہد۔ درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے۔

8۔ یہ امر بھی مسنون ہے کہ عیدین کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ غاشیہ یا سورۃ قٓ اور القمر پڑھی جائے۔

9۔ نماز عید سے فارغ ہو کر امام خطبہ پڑھے جس میں وعظ و نصیحت کی جائے۔ یہ خطبہ عید بھی جمعہ کی طرح ہونا چاہئے۔ یعنی خطبہ کے آخر میں ایک دفعہ بیٹھ کر پھر دوسرا خطبہ پڑھے۔

10۔ عید کی خوشیوں میں غرباء اور مساکین کو شامل کرنا نہایت ضروری ہے اسی لئے عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پیشتر فطرانہ ادا کرنے کی تاکید ہے۔ حضرت خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی احباب جماعت کو خصوصیت کے ساتھ اس طرف متوجہ فرمایا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات اور عید کی حقیقی خوشیوں سے مالا مال کرے اور پکے سچے اور اعلیٰ مومن بنا دے یہاں تک کہ ہمارے اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ کردار کے نتیجہ میں باقی دنیا بھی ہمارے ساتھ ملنے میں راحت و آرام اور ابدی زندگی کا باعث یقین کرے۔ آمین ثم آمین

(نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ۔ ربوہ)

ا ب۔ زہرہ

محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ

صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ ہو بہو مجھے حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی کاپی لگا کرتی تھیں۔ ہنس مکھ۔ دل کی گہرائیوں سے پیار کرنے والی اور بہت دعاگو وجود۔ ان کا ہنستا مسکراتا چہرہ ایک دلکش بزرگانہ روش لئے ہوتا۔ اس وقت مجھے تقریباً دس سال پرانا ایک واقعہ یاد آ رہا ہے۔

رمضان کے آخری عشرہ کی دعائیں خاص قبولیت کا درجہ رکھتی ہیں۔ سو میں ہر رمضان کے آخری عشرہ کی دعاؤں کو سمیٹنے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کے خط لکھا کرتی ہوں ان میں صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ کا نام بھی اہتمام سے شامل رکھتی رہی۔ تقریباً دس سال پہلے میں نے ایسے خط لکھے اور حسب دستور پوسٹ کر دیئے۔ مگر تین یا چار روز بعد مجھے کسی کام سے ربوہ جانا پڑا۔ واپسی پر ’’بی بی باچھی‘‘ کو ملنے کا پروگرام بنا لیا اس سلسلہ میں مَیں ان کے گھر میں داخل ہوئی تو السلام علیکم کے بعد آپ نے ہنستے ہوئے کہا کہ تین روز پہلے میں نفل پڑھ رہی تھی کہ قدرت نے میرا رخ آپ کی طرف موڑ دیا اور میں نے خوب آپ کے لئے دعائیں کیں۔ یہاں تک میرے بچے کہہ اٹھے کہ آج امی کو کیا ہو گیا ہے۔ نماز ختم ہی نہیں کر رہیں۔ میں نے فارغ ہو کر بچوں کو کہا کہ آج احمدی بیگم کے لئے دعا کی خاص تحریک پر میں ان کے لئے دعا کر رہی تھی۔ پھر فرمایا کہ بھئی یہ نہ سمجھ لینا کہ آپ کے خط پر ایسا کیا اور خوب ہنستے ہوئے بولیں کہ آپ کا خط اس دعا سے فارغ ہونے پر ڈیڑھ گھنٹہ بعد میں مجھے ملا۔

میں سن کر سکتہ کے عالم میں آپ کو دیکھتی رہی کہ یہ بظاہر ہنس مکھ اور بے تکلف سا وجود کس قدر دعا پر یقین اور ایمان رکھتا اور ساتھ ہی اہتمام کس قدر ہے اور اس رشک کی حالت میں میں آپ کو مل کر وہاں سے رخصت ہوئی اور اب تک یہ حالت ہے کہ ہر رمضان میں مجھے آپ کے الفاظ یاد آ کر ایک عجیب سی کیفیت جسے کیف انگیز، کہہ سکتے ہیں مجھ پر طاری ہو جاتی ہے۔

میری دعا تمام مرحومین کے لئے سراپا عجز ہو کر مغفرت کی ہے اور ’’بی بی باچھی‘‘ اس واقعہ کے بعد اور خصوصاً اب جبکہ رمضان المبارک بھی شروع ہونے والا ہے۔ میری خاص توجہ کی انشاء اللہ بشرط زندگی محور ہوں گی۔ مولا کریم سب کے لئے دعائیں قبول فرمائے اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔ آمین۔

ص۔ بشیر سامی

مرکز سلسلہ ربوہ میں گزرے دنوں کی حسین یادیں

ایک ریگستان جواب پھولوں اور پھلوں سے لدا ہوا ہے

غالباً 1953ء مارچ یا اپریل کا مہینہ تھا جب میں اپنی امی جان کے پاس مستقل آئی اس سے پہلے اپنی تائی اماں کے پاس جن کی کوئی اولاد نہیں تھی میرا بچپن گزرا۔ میرے تایا جان افریقہ میں قیام پذیر تھے اور اب میری تائی اماں بھی ان کے پاس ہی جا رہی تھیں اس لئے مجھے میری امی کے پاس ربوہ چھوڑ دیا گیا پہلے پہل تو ظاہر ہے میرے لئے بہت مشکل وقت تھا مگر آہستہ آہستہ میرا اپنی بہنوں اور بھائی کے ساتھ دل لگ گیا اور میں نے سکول میں بھی داخلہ لے لیا میری پڑھائی تو کافی متاثر ہو چکی تھی میں اپنی عمر کے لحاظ سے کافی پیچھے تھی کلاس میں سب بچے مجھ سے چھوٹے اور ہوشیار تھے جبکہ میں کچھ بھی نہ جانتی تھی پھر بھی میں کوشش کرتی رہی پڑھائی سے زیادہ میری توجہ گھر کے کاموں کی طرف ہوگئی۔

جب میں ربوہ میں آئی تو ہمارا پہلا گھر چھوٹا سا ایک کچے کمرے کا تھا اس کمرہ میں ہم سب سوتے اور وہی ہمارا باورچی خانہ بھی تھا۔ تھوڑی سی جگہ پر چاردیواری کر کے چھوٹا صحن تھا۔ ان دنوں سردیوں میں ایک دو مرغیاں بھی ہمارے ساتھ ہی سوتی تھیں۔ ہمارا وہ گھر شائد کالے کیڑوں کے بسیرے پر آباد تھا کہ وہ سردیاں گرمیاں شام ہوتے ہی اپنا حق جماتے ہوئے نکل آتے اور وہ اس قدر زیادہ تعداد میں ہوتے کہ ہمیں زمین پر پاؤں نہیں رکھنے دیتے تھے ہر روز امی جان چارپائیوں کے چاروں پاؤں کے نیچے پیالوں میں پانی بھر بھر کر رکھتی تھیں مگر وہ پھر بھی داؤ لگا کر ہمیں کاٹ جاتے ان کیڑوں سے ہمارے گھر کی زمین کالی ہو جاتی تھی۔ اوپر سے خون چوسنے کیلئے مچھروں کی بھرمار ہوتی اس زمانہ کے ساتھ بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔

ہمارے گھر کے سامنے احاطہ تھا جس میں وہ تمام عورتیں رہتی تھیں جن کے ساتھ کوئی مرد نہیں تھا یعنی بیوائیں یا درویشوں کی فیملیز رہتی تھیں ان میں ہی میرے ماموں جان کی بھی فیملیز تھی میرے ماموں جان قادیان میں درویش تھے ہمیں یہ سہولت ملی کہ ہم وہاں سے بالٹیاں بھر بھر کر پانی بھی لاتے اور نمازوں کے اوقات میں محترمہ استانی برکت صاحبہ کے پیچھے باجماعت نمازیں بھی ادا کرتے ہم اس گھر میں تھوڑا عرصہ ہی رہے وہ گھر غالباً ریلوے سٹیشن کے قریب تھا۔

میری امی جان بہت محنتی اور جفاکش خاتون تھیں ابا جان تو ہمارے افریقہ میں تھے ہم چار بہنیں اور ایک منا سا بھائی تھے جن کو امی اپنے پروں تلے دبائے ہر سکون پہنچانے کی کوشش میں لگی رہتیں اس گھر میں کافی مشکلات تھیں ویسے بھی یہ تو پہلا پڑاؤ تھا ابھی منزل تو تلاش کرنی تھی جانے کیسے امی کو خالہ سائرہ اہلیہ شیخ محمد عبداللہ مل گئیں جنہوں نے امی کو مجبور کر کے اپنے گھر کا آدھا حصہ کرائے پر دے دیا ہم وہاں شفٹ ہو گئے۔

کمرہ تو وہاں بھی ایک ہی تھا مگر ساتھ برآمدہ بھی تھا جو ہمارا باورچی خانہ بنا صحن بھی پہلے سے بڑا تھا مگر گھر سارا کا سارا کچا ہی تھا بارشوں کے دنوں میں چھت اتنی ٹپکتی کہ باہر بارش رک جاتی مگر ہمارے کمرہ میں ہوتی رہتی مگر ہم پھر بھی اس گھر میں بہت خوش تھے کہ کیڑوں سے تو جان چھوٹی اور پہلے سے گھر بھی بڑا تھا لیکن کچھ مرغیاں یہاں بھی ہمارے ساتھ ہی آئیں۔ امی جان نے نیکی کمانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اس گھر میں پانی کا نل لگوالیا اور سب محلے والی عورتوں کو اجازت دی کہ جب مرضی ہے پانی لیا جا سکتا ہے جس سے ہمارے گھر میں ہر وقت رونق بھی رہتی اور ثواب بھی ملتا یہ ان دنوں کی باتیں ہیں جب گھر میں پانی کا نل لگوانا بڑی بات تھی جبکہ پانی بھی میٹھا ہو الحمدللہ اس محلّہ میں میٹھا پانی پلانے کا اعزاز میری امی کو ملا۔ بلکہ ماشکی بھی ہمارے گھر سے پانی بھرنے آتے تو انہیں نہیں روکتی تھیں۔ بعض اوقات ایسے بھی ہوتا کہ عورتیں ہمیں نیند سے اٹھا کر پانی لینے آ جاتیں مگر میری امی کبھی انکار نہ کرتیں۔ یہ گھر بھی ہماری منزل نہیں تھی خالہ جی سائرہ اور ان کے بچوں کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہو گئے ان کے اور ہمارے گھر کے درمیان میں ایک چھوٹی سی دیوار ہی تو تھی جیسے گھر کچے تھے ویسے دیوار بھی کچی مٹی کی بنی ہوئی تھی خالو جی شیخ محمد عبداللہ کا لکڑی کا ٹال گھر کے سامنے ہی تھا ان دنوں ویسے بھی پلچھی جلائی جاتی تھی بیچنے والے اونٹوں پر پلچھی لے کر آتے ہماری امی جان کی عادت تھی کہ وہ جب چیز لیتیں تو اکٹھی لے لیتی تھیں ربوہ کے آس پاس کے گاؤں سے دودھ گھی اور گندم بھی لوگ لے کر آتے جو ان دنوں بہت سستا تھا گندم چاول گھی آنوں کے حساب میں ہوتے تھے گندم اور چاول تو سال بھر کے لیتے تھے۔

ایک دن میری امی جان کو خالہ سائرہ نے کہا دارالبرکات میں ہم زمین لینے لگے ہیں کیوں نہ ہم مل کر لیں ایک کنال لے لیں ایک کنال لے کر دس مرلے ہم اور دس مرلے آپ لے لیں۔ میری امی جان کو یہ بات بہت پسند آئی جو زمین انہوں نے پسند کی تو امی جان اور ہم بچوں کو بھی ساتھ لے کر اپنی امی جان کے مشیر ہم پانچوں بچے ہی تھے وہ جگہ دیکھنے گئے کلر بیابان، پانی بھی نمکین، دور دور کوئی گھر نہیں جو زمین ہم لے رہے تھے اس کے ساتھ پہلے سے ایک گھر بنا ہوا تھا جن کو میری امی فیصل آباد سے جانتی تھیں وہاں ان کے گھر چندہ لینے جایا کرتی تھیں میری امی جان نے زمین کیلئے حامی بھرلی اور خرید بھی لی۔

زمین کے بعد مکان بنانے کی باری تھی میرے ابا جان تو یہاں تھے نہیں میری امی جان نے سر دھڑ کی بازی لگائی دن رات مزدوروں کی نگرانی کی گھر بن جانے پر ہم اپنا سامان ریڑھے پر لاد کر اپنے نئے اور مستقل گھر میں آ گئے۔ وہ دن ہماری خوشیوں کا دن تھا کہ اب ہم بھی اپنے گھر اور پکے گھر والے ہو گئے۔ امی جان نے سب سے پہلے گھر میں پانی کا نل لگوایا۔ بیشک نمکین تھا مگر باقی ضروریات کیلئے پانی کی ضرورت تو تھی۔ ماشکی سے میٹھا پانی لیتے تھے کوئی دور دور تک درخت کا نام ونشان نہیں تھا میرے چھوٹے بہن بھائی باہر کہیں سے ایک کیکر کا چھوٹا سا پودا لے کر آئے وہ ہمارے گھر کا پہلا پودا تھا اس کو ہم صبح شام اپنے وضو اور منہ دھونے والے پانی سے سیراب کرتے تھے ہماری ساری فیملی اس پودے کے گرد گھومتی رہتی اور دیکھتی کہ کوئی نیا پتہ نکلا کہ نہیں غرض وہ پودا ہمارے ہاتھوں ہی جوان ہوا اور اب ہم بھی سب بڑے ہو رہے تھے میں تو شروع دن سے ہی پڑھائی میں نکمی تھی اپنی امی جان کے ساتھ گھر میں ان کا سہارا بن گئی میری بڑی بہن بھی گھر پہ تھی چھوٹے تینوں ایک بھائی اور دو بہنیں پڑھنے والے بچے نکلے۔ گھر کے اندر باہر کے کاموں میں وہ بھی مجاہدوں کی طرح ہی ساتھ دیتے تھے ان دنوں ٹی وی وغیرہ تو ہوتا نہیں تھا شکر ہے گھر میں ایک چھوٹا سا بیٹری والا ریڈیو تھا جس سے خبریں سنتے تھے الفضل اور مصباح کے علاوہ دنیا بھر کے اخبار اور رسالے بھی ہمارے گھر آتے تھے۔

نیا گھر نئی جگہ اور اس زمانے کے لحاظ سے بہت بڑا صحن۔ کونے میں ٹائلٹ جہاں اکیلے جاتے ہوئے ڈر لگتا ہمیشہ سب کے ساتھ امی جان جاتیں اور باری باری سب کے ساتھ باہر کھڑی ہو جاتیں۔ سانپ اور بچھوؤں سے ڈر، کالی پیلی آندھیوں سے ڈر اور پھر سب سے بڑا ڈر چوروں سے۔ روزانہ نئے قصے کہانیاں سنتے گرمیوں میں میں اپنی چارپائی سب سے آخر پر بچھاتی اور دوسرے سرے پر میری امی جان کی ہوتی درمیان میں باقی سب، ویسے ہم سب دو دو ہی سوتے تھے چوروں سے ڈر بھی زیادہ گرمیوں میں ہی لگتا تھا ساری رات باہر کی دیواروں کی طرف دیکھتے گزرتی دل کو بہلانے کیلئے چاندنی راتوں اور ستاروں پر باتیں ہوتیں ہم بہن بھائی ایک دوسرے کو بتاتے کہ بھئی میرا کون سا ستارہ ہے ہر کوئی جو زیادہ چمکتا ستارہ ہوتا وہی اس کا مالک بن جاتا اور ہر روز رات کو وہ اپنا ستارہ ڈھونڈتا اس طرح سوتے جاگتے ہماری راتیں گزرتیں کوئی مہمان آ جاتا تو ہماری کوشش ہوتی وہ واپس نہ جائے تاکہ ہمارے گھر میں رونق رہے۔

ہاں میں اپنے اس ریگستان کو کیسے بھول سکتی ہوں جہاں ہم گرمیوں کی ہر شام میں اندھیرا ہونے کا انتظار کرتے اور چاند کی چاندنی میں ہم سب لڑکیاں اپنے محافظوں کے ساتھ سیر کیلئے نکل آتیں، عمروں کے لحاظ سے ٹولیاں بن جاتیں، محافظوں میں ہماری امیاں ہوتیں اور لڑکیوں میں سید سردار حسین صاحب کی بیٹیاں بھی ہماری ہمجولیاں ہوتیں۔ وہاں ان چاندنی راتوں میں میری بہنوں نے سائیکل چلانا بھی سیکھا۔ یہ ہماری جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ تھی جو چٹیل میدان تھا مجھے اچھی طرح یاد نہیں میرا خیال ہے کہ صرف چند کمروں کی بلڈنگ ہی پورا جامعہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمسائے بھی بہت اچھے دیئے تھے۔ ایک طرف تو وہی خالہ جی سائرہ ان کی بھی چار ہی بیٹیاں تھیں ہم چار بہنیں اور ایک بھائی صرف فرق یہ تھا کہ ہمارا سب سے چھوٹا بھائی تھا ان کا بڑا بھائی تھا وہ اپنے والدین کے ساتھ نہیں رہتا تھا سب کا آپس میں بہت میل جول تھا درمیان میں چھوٹی سی تو دیوار تھی وہ بھی اکثر آندھیوں سے گری رہتی خالہ جی کے گھر ہمیشہ گائے بھینس وغیرہ ہوتی جس سے ہمیں دودھ وغیرہ میں سہولت ہوتی اور وہ لوگ زمیندار تھے مونجی اور گیہوں بھی ہماری اکٹھی ہی آ جاتی اور جب کبھی چور چور کا شور مچانا ہوتا تو ہم سب مل کر شور بھی اکثر اکٹھے ہی مچا لیتے تھے دو گھر لگتے ہی نہیں تھے مجھے یاد آتا ہے کئی دفعہ خالہ جی نے بھینس کا تازہ دودھ دوہتے ہوئے گلاس میں ڈال کر دینا کہ اے لوکڑیو تازہ دودھ پیو اور ہم نہ نہ کرتے شوق سے پی بھی جاتے تھے۔ کئی مرتبہ ہم سب مل کر دریائے چناب پر بھی گئے اور کشتیوں کی سیر بھی کی۔ دوسری طرف کے بھی ہمارے ہمسائے بہت اچھے تھے ہمارے اس گھر میں آنے سے کچھ دیر ہی پہلے ان کی جوان بیٹی وفات پا گئی کیونکہ چوہدری غلام حسین صاحب اور ان کی بیگم کے چھ بیٹے اور صرف ایک بیٹی تھی بیٹی کی بھی وفات ہو گئی تو ہم بہنوں کو وہ اپنی بیٹیوں کی طرح ہی پیار کرتے تھے خاص طور پر میری چھوٹی بہن بشریٰ کو تو گود میں اٹھا کر گھر لے جاتے سب اس کو بہت پیار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا کچھ عرصہ کے بعد وہ ہماری خالہ جی جن کا نام مہر النساء تھا بہت صابر طبیعت کی حلیم بہت پیار کرنے والی خاتون تھیں وہ بھی اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ ان کا سب سے چھوٹا بچہ اس وقت چار سال کا ہو گا غرض ان کے گھر کا شیرازہ ہی بکھر گیا اور پھر خالو جی چوہدری غلام حسین صاحب کی بھی وفات ہو گئی اب ان کے گھر کوئی عورت نہیں تھی چھوٹے یا بڑے سب مرد ہی تھے۔ ہماری امی جان نے ان کے بچوں کا بہت ساتھ دیا ہمیں بھی وہ سب بھائیوں کی طرح تھے بلکہ ہمیشہ ہم نے ان کو بھائی ہی مانا۔ آج بھی بھائیوں کی طرح دل میں قدر ہے۔ جب ہم چوروں سے ڈرتے تو سب سے پہلے ان بھائیوں کو ہی آواز دیتے جو ہمیشہ ہمارے کام آتے میرے بھائی خالد سے بھی ہمیشہ بھائیوں کی طرح ہی سلوک کیا۔

پنجابی کی مثال مشہور ہے ہمسائے ماں پیو جائے۔ یہ مثال ہمارے گھروں پر لاگو تھی کیا پکایا کیا کھایا اور کیا کرنا سب ایک دوسرے کو علم ہوتا۔

ہم سب جوان ہو گئے شادیاں شروع ہو گئیں

میری بہن کی بھی شادی ہوگئی ہمارے ہمسائے بھائیوں کی بھی شادیاں ہوگئیں میری امی جان نے اور ہم نے بھرپور حصہ بھی لیا ہم بہنیں بھی چڑیاں دا چنبا ہوگئیں ربوہ میں ہمیں کلر سے گھبراہٹ تھی چوروں اور آندھیوں سے ڈرتے تھے۔ اکثر سوچتے تھے کیا کبھی ہم اپنے ابا جان کے پاس افریقہ نہیں جاسکتے؟ وہ سچ ہوا اور آج مجھے ربوہ سے نکلے 42 سال ہوگئے ہیں ربوہ سے ایسے نکلے کہ باہر کے ہی ہوکر رہ گئے۔ میں ربوہ صرف دس سال رہی ہوں باقی ساری زندگی باہر گزری مگر ہر ایک کو فخریہ بتاتی ہوں کہ ہم ربوہ سے ہیں۔ جس جامعہ احمدیہ کے گراؤنڈ کو ریگستان کہتی تھی وہاں آج اتنی بڑی پھلوں اور پھولوں کی نرسری ہے جو سارے ربوہ کو گل گلزار بنا رہی ہے اور ساتھ اتنی بڑی جامعہ کی بلڈنگ ہے جس سے گوہر پارے تیار ہوکر ساری دنیا میں روشنیاں بن کر چمک رہے ہیں۔ میں کئی مرتبہ ربوہ جاچکی ہوں ہمارے والے ربوہ اور آج کے ربوہ میں زمین آسمان کا فرق ہے لہلہاتے درخت پھول سبزہ رونقیں دل کرتا ہے کہ میں پھر اپنے اسی ربوہ کے گھر میں واپس آجاؤں جو ہمارا گھر ہے میرے ماں باپ کا گھر ہے میری بہنوں اور بھائی کا گھر ہے جس کی مجھے بہت یاد آتی ہے جہاں رات بھر چاندنی راتوں کا نور دیکھتے ستاروں کو گنتے چوروں سے ڈرتے دن نکل آتا تھا ان بیتے دنوں کی یادیں آج مجھے بہت ستاتی ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ آج بھی خدا کے فضل سے ربوہ کے سرپر وہی چاند اور روشن ستارے چمک رہے ہونگے جن کو میں اپنا کہتی تھی خدا کرے کہ یہ چاند اور روشن ستارے میرے تمام ربوہ کے باسیوں کو سکھ اور سکون پہنچاتے رہیں۔ ہمیں اپنے مرکز سے خوشی کی خبریں ملتی رہیں۔ جن ہمسائیوں کا میں نے ذکر کیا ان میں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ جو سلامت ہیں ان سب کی سلامتی کی ہمیشہ دعا مانگتی ہوں میری امی، ابا جان اور ایک بہن بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں میرے شوہر نے لندن بروک وڈ قبرستان میں گھر بنا لیا۔ آج مجھے یہاں زندگی کی ہر سہولت میسر ہے مگر دل چاہتا ہے اور بہت چاہتا ہے کہ پھر واپس ربوہ لوٹ جاؤں۔ بس ربوہ کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

دنیا کی پہلی مکمل تاریخ

دنیا کی پہلی مکمل تاریخ ''جامع التواریخ'' کو سمجھا جاتا ہے جس کا مصنف ایران کا مشہور مؤرخ فضل اللہ رشید الدین (پ۔ 1247ء) تھا۔ یہ کتاب 1310ء یا 1311ء میں اختتام پذیر ہوئی۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے جن میں سے پہلی جلد میں ترک اور مغل قبائل کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ جبکہ دوسری جلد کے پہلے حصے میں حضرت آدمؑ سے لے کر حضور اکرمؐ تک اور دوسرے حصے میں حضور اکرمؐ سے لے کر اس وقت تک کے بادشاہوں کے حالات درج کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے مصنف فضل اللہ کو اپنے سابق آقا الجاتیو کو زہر دینے کے الزام میں قتل کردیا گیا۔

ربڑ کی سب سے بڑی خاصیت اس کی لچک ہے

سب سے پہلے امریکہ کے ریڈ انڈین باشندوں نے ربڑ سے گیند بنائی

ہم روزانہ ربڑ سے بنی ہوئی کئی چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ ربڑ یا ایلاسٹک کی پٹی کھینچنے پر لمبی ہوجاتی ہے لیکن چھوڑ دینے پر یہ اپنی اصل حالت میں واپس آجاتی ہے۔ ربڑ کی سب سے بڑی خاصیت اس کی لچک ہے۔ اسی بنا پر اس کا استعمال بھی بہت وسیع ہے۔ کھلاڑی کھیل کے دوران جب اچھلتے کودتے ہیں تو ان کے جوتوں کے تلوے ہر قسم کے جھٹکوں کو جذب کرلیتے ہیں کیونکہ یہ ربڑ سے بنے ہوتے ہیں۔ جوتوں کے علاوہ ربڑ سے بہت سی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ مثلاً ٹینس کے کھیل کے لئے گیند، پنسل کی تحریر کو مٹانے والے ربڑ، موٹر گاڑیوں کے شاک ابزاربر (Shock Absorber)، سائیکلوں، موٹر سائیکلوں اور موٹر گاڑیوں کے ٹائر اور ٹیوبیں، بچوں کے کھلونے، گرم پانی والی ربڑ کی بوتلیں اور اس کے علاوہ 40,000 سے زائد چیزیں چھوٹے بڑے کارخانوں میں ربڑ سے تیار کی جاتی ہیں۔

اب تک انسان جتنے بھی لچکدار مادے دریافت کرچکا ہے۔ ربڑ ان میں سب سے زیادہ مفید مادہ ہے۔ یہ ہوا بند، سخت، دیرپا، جھٹکوں کو جذب کرنے والا ہوتا ہے اور پانی کا اس کے اوپر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ کسی اور لچکدار مادے میں یہ تمام خوبیاں نہیں پائی جاتیں۔

ربڑ دو حالتوں میں پایا جاتا ہے، یعنی قدرتی ربڑ اور انسان کا بنایا ہوا مصنوعی ربڑ۔ آج سے کئی سو سال قبل جب مصنوعی ربڑ ایجاد نہیں ہوا تھا۔ امریکہ کے ریڈ انڈین مختلف مقاصد کے لئے قدرتی ربڑ ہی استعمال کیا کرتے تھے۔

ربڑ کی دریافت

کہا جاتا ہے کہ کرسٹوفر کولمبس پہلا یورپی باشندہ تھا جس نے امریکہ میں ریڈ انڈین باشندوں کو ربڑ استعمال کرتے دیکھا تھا۔ یہ 1493ء کی بات ہے جب کولمبس امریکہ کی طرف اپنا دوسرا بحری سفر کررہا تھا۔ ہیٹی (Haiti) کے جزیرے پر (جو اب ہسپانیولا Hispaniola کہلاتا ہے) کولمبس نے کچھ بچوں کو ایک گیند سے کھیلتے ہوئے دیکھا۔ یہ گیند جس طرح اچھل رہی تھی۔ کولمبس نے پہلے کبھی کسی گیند کو اس طرح اچھلتے نہیں دیکھا تھا۔ جب بچے گیند کو زمین پر مارتے تو گیند اچھل کر ہوا میں بلند ہوجاتی۔ جب اس کو بھینچا جاتا تو یہ دوبارہ اپنی اصلی شکل میں آجاتی۔

کولمبس کو یہ گیند بہت دلچسپ معلوم ہوئی۔ چنانچہ اس نے اس کی تیاری سے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اس نے دیکھا کہ اس علاقے کے لوگ ایک خاص قسم کے درخت کی چھال میں سوراخ کرتے تھے۔ ان سوراخوں میں سے دودھ کی مانند ایک سفید مائع نکلتا تھا۔ درخت کی چھال میں سے نکلنے کے بعد یہ مواد بہت جلد خشک ہوکر گہرے رنگ کے ایک ٹھوس مادے کی شکل اختیار کرلیتا تھا۔

کولمبس کے تقریباً تین سو سال بعد ایک انگریز سائنسدان جوزف پریسٹلے (Joseph Priestley) نے یہ دریافت کیا کہ اس مادے کو پنسل سے لکھی گئی تحریر کے اوپر رگڑنے سے تحریر کو مٹایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس مادے کو Rubber کا نام دیا جو آج تک مستعمل ہے۔

ربڑ کیسے حاصل کیا جاتا ہے؟

ربڑ کے شجرزاروں سے خام ربڑ حاصل کرنے کا کام پو پھٹتے ہی شروع ہوجاتا ہے۔ ان شجرزاروں پر کام کرنے والے افراد بالٹیاں، تیز چاقو اور چھوٹے چھوٹے پیالے لے کر پہنچ جاتے ہیں۔ ربڑ کے درخت پر تقریباً چھ فٹ کی اونچائی پر چھال کو ترچھے رخ کاٹا جاتا ہے۔ چھال کاٹتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ درخت کی لکڑی کو زخمی کئے بغیر کچا ربڑ (Latex) پیدا کرنے والی نالیوں ہی کو کاٹا جائے، لہٰذا اس کام کے لئے مہارت بہت ضروری ہے۔ اگر تنے کی لکڑی پر زخم آجائے تو اسے مندمل ہونے میں بہت زیادہ وقت لگتا ہے۔ چھال کٹنے پر کچے ربڑ والی نالیوں میں سے دودھیا سیال نکلتا ہے جسے چھوٹے پیالے میں اکٹھا کرلیا جاتا ہے۔ پیالہ درخت کے تنے کے ساتھ اس طرح باندھ دیا جاتا ہے کہ ربڑ اس کے اندر جمع ہوتا رہتا ہے۔ جب پیالے میں کافی ربڑ اکٹھا ہوجاتا ہے تو اسے ایک بالٹی میں انڈیل دیا جاتا ہے۔ ربڑ کے محلول سے بھری بالٹیاں کارخانے میں پہنچائی جاتی ہیں جہاں کچے ربڑ کو خام ربڑ کی شکل میں جمایا جاتا ہے۔ اس خام ربڑ کو ایک مل (Mill) نما پرانی طرز کی شکنیں دور کرنے والی مشین میں سے گزارا جاتا ہے جو ربڑ کی شیٹیں (Sheets) بناتی ہے۔ ان شیٹوں کو خشک کرکے گانٹھوں کی شکل میں باندھ کر مختلف کارخانوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ جہاں اس سے ضرورت کی مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں۔

قدرتی ربڑ

پہلے پہل لوگ قدرتی ربڑ کو ایک دلچسپ شے سے کچھ زیادہ نہیں سمجھتے تھے۔ اس کی وجہ اس کی ایک بہت بڑی خامی تھی اور وہ خامی یہ تھی کہ قدرتی ربڑ سے بنائی گئی مصنوعات سرد موسم میں بہت جلد ٹوٹ جاتی تھیں جبکہ گرم موسم میں یہ چپ چپی ہوجاتی تھیں۔ تاہم 1839ء میں ایک امریکی موجد چارلس گوڈیئر (Charles Goodyear) کی ایک اتفاقیہ دریافت نے سب کچھ بدل کر رکھ دیا۔ گوڈیئر ربڑ پر تجربات میں مشغول تھا کہ اس کے ہاتھ سے گندھک اور ربڑ کا آمیزہ تیز گرم چولہے پر گر گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس عمل سے ربڑ زیادہ سخت اور مضبوط ہوگیا۔ نیز اس پر انتہائی بلند یا کم درجہ حرارت کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ لوگوں نے گوڈیئر کی ربڑ پر حرارت سے عمل کاری کو ولکن (Vulcan) کی مناسبت سے ولکاؤ (Vulcanization) کا نام دیا کیونکہ قدیم رومن ولکن کو آگ کا دیوتا مانتے تھے۔ آج کل قدرتی ربڑ سے تیار کی جانے والی زیادہ تر مصنوعات ولکائے گئے (Vulcanized) ربڑ سے بنائی جاتی ہیں۔

قدرتی ربڑ زیادہ تر گرم خطوں میں پائے جانے والے ایک مخصوص درخت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس درخت کا تعلق ارنڈ (Castor-bean) کے خاندان سے ہے۔ (گھروں میں آرائش کے لئے لگائے جانے والے ربڑ پلانٹ کا اس خاندان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے) ربڑ کے درخت برازیل کے ایمزون (Amazon) نامی جنگلی خطے میں اگتے ہیں۔ ایک زمانے میں دنیا کا تمام تر قدرتی ربڑ برازیل کے جنگلی درختوں ہی سے حاصل کیا جاتا تھا۔ لیکن چونکہ ربڑ کے درخت بہت دور دور اگتے تھے۔ لہٰذا ان سے ربڑ اکٹھا کرنے کا کام بہت سست ہونے کے ساتھ ساتھ بہت مہنگا بھی پڑتا تھا۔ بعد میں 1870ء کے عشرے میں برطانوی سائنسدانوں نے برازیل میں پیدا ہونے والے ربڑ کے درختوں کے بیج سیلون اور ملایا تک پہنچا دیئے۔ ان ممالک کے لوگوں نے شجرزاروں (Plantations) کی شکل میں ربڑ کے درخت اگانا شروع کردیئے۔ چنانچہ اب زیادہ تر قدرتی ربڑ برازیل کے علاوہ دیگر ممالک میں پیدا ہونے والے ربڑ کے درختوں سے حاصل ہوتا ہے۔

مصنوعی ربڑ

مصنوعی ربڑ انسان نے تجربہ گاہوں میں تجربات کرکے تیار کیا۔ جنگ عظیم اول کے دوران اتحادی ممالک نے جرمنی کے لئے قدرتی ربڑ کا حصول ناممکن بنا دیا۔ جرمنوں کو فوجی گاڑیوں کے ٹائر بنانے کے لئے ربڑ کی اشد ضرورت تھی۔ چنانچہ کوششیں شروع کردیں۔ ان تھک تحقیق کے بعد کیمیا دانوں نے یہ معلوم کرلیا کہ ربڑ کا ایک مالیکیول آئسو پرین (Isoprene) نامی ایک مادے کے چھوٹے چھوٹے مالیکیولوں کی ایک لمبی زنجیر پر مشتمل ہوتا ہے۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آئسو پرین صرف قدرتی ربڑ ہی میں نہیں بلکہ قدرتی گیس، پٹرولیم اور تارپین میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس قسم کے مادوں سے کیمیا دانوں نے آئسو پرین کے مالیکیول علیحدہ کرکے انہیں آپس میں جوڑ کر مصنوعی ربڑ بنانے کی کوشش کی۔ تاہم پہلے پہل جرمن کیمیا دان مصنوعی ربڑ کی تیاری میں ناکام رہے۔ لیکن جنگ عظیم دوم تک جرمنی اور امریکہ میں وسیع مقداروں میں مصنوعی ربڑ تیار ہونا شروع ہوگیا۔ تاہم قدرتی ربڑ کا سب سے پہلا اچھا متبادل مصنوعی ربڑ 1953ء میں منظر عام پر آیا۔ اس وقت جنگ عظیم دوم ختم ہوچکی تھی۔ آج کل دنیا میں زیادہ تر مصنوعی ربڑ ہی استعمال ہوتا ہے۔

(ایجادات اور دریافتیں)

حاضر ہے یہ خون تو اپنا

حاضر ہے یہ خون تو اپنا
جاں مانگیں تو دے دیں جاں
اپنا تو ہے یہ ہی عقیدہ
اپنا تو ہے یہ ایماں

ایک خدا کے بندوں کو ہم، موت سے پہلے نہ مرنے دیں
آؤ ان کی خالی رگوں کو، اپنے خون سے بھرنے دیں

حاضر ہے یہ خون تو اپنا
جاں مانگیں تو دے دیں جاں

بندوں سے جو پیار کرے وہ رب کے پیار میں اکمل ہے
آؤ عطیہ خون کا دیں یہ خون لینے سے افضل ہے
خون کو خون میں شامل کر دیں، جسم نہ کوئی بکھرنے دیں

حاضر ہے یہ خون تو اپنا
جاں مانگیں تو دے دیں جاں

ہم نے محبت ہی سیکھی ہے، ہم نے یہ ہی جانا ہے
خون بہانے سے تو بہتر، خون کا یہ نذرانہ ہے
آؤ اس نذرانے سے ہم، جیون کوئی سنورنے دیں

حاضر ہے یہ خون تو اپنا
جاں مانگیں تو دے دیں جاں

صابر ظفرؔ

مشہور آرکیٹیکٹ لی کربوزیر

عہد جدید کا مشہور آرکیٹیکٹ لی کربوزیر 6/اکتوبر 1887ء کو سوئٹزرلینڈ میں پیدا ہوا تھا۔ تاہم اس نے زندگی کا بیشتر حصہ فرانس میں بسر کیا اور فرانس کی نسبت سے ہی مشہور ہے۔ 1905ء میں اس نے اپنا پہلا تعمیراتی کام سرانجام دیا۔ وہ اپنے اس نظریہ کہ ''مکان ایسی مشین ہے، جس میں رہا جاتا ہے'' کی وجہ سے خاصا معروف ہوا۔

بنیادی طور پر انجینئر تھا اور اس نے فن تعمیر کی باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ لیکن اس کی فن تعمیر میں مہارت دیکھتے ہوئے حکومت فرانس نے اسے آرکیٹیکچرل پریکٹس کا لائسنس دے دیا تھا۔

پہلی جنگ عظیم کے دوران جب فن تعمیر کا کام خاصا ہلکا پڑ گیا تو اس نے مصوری کی جانب توجہ دی اور پیرس منتقل ہوگیا۔ جہاں 1917ء میں پہلی پینٹنگ بنائی۔ وہیں اس کی دوستی مشہور مصور Ozenfant سے ہوئی۔ 1918ء میں اس نے Ozenfant کے ساتھ مل کر اپنی پینٹنگز کی باقاعدہ نمائش کی۔

1922ء میں وہ دوبارہ فن تعمیر کی جانب راغب ہوا اور اس نے Ozenfant کا گھر ڈیزائن کیا 1927ء میں لیگ آف نیشنز کا ہیڈکوارٹر بنایا ساتھ ہی ساتھ اس نے لی کربوزیر کے قلمی نام سے کتابیں لکھنے کا کام بھی شروع کیا۔ جن کا موضوع فن تعمیر ہوتا تھا۔ اسی زمانے میں اس نے فرانس میں ایک نئے شہر جسے اس نے Une Ville Contemporaine کا نام دیا تھا، کی تعمیر کا منصوبہ پیش کیا۔ اس منصوبے کے مطابق وہ شہر اس قسم کے فلک بوس فلیٹس اور اپارٹمنٹس پر مشتمل ہوتا تھا۔ جن میں ایک عام دیہاتی قصبے کے رقبہ میں 30 لاکھ افراد آباد ہوسکیں۔ اس نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ پیرس کو ڈھا کر، اسی کی جگہ پر اسی قسم کا فلک بوس شہر بسایا جائے ایٹا کھوم اور بارسلونا کے لئے بھی اس نے ایسی ہی تجاویز پیش کیں لیکن ان میں سے کسی بھی تجویز پر عمل درآمد نہیں ہوسکا۔ اس نے یہ نظریہ بھی پیش کیا کہ دیگر مشینوں کی طرح مکانوں کی بھی Man Production کی جائے اور مکانوں کے فریم ورک اور دوسرے تعمیراتی Components فیکٹری میں تعمیر کرکے ایک دن کے اندر اندر پورا مکان سینہ زمین پر نصب کر دیا جائے۔ اس کے اس نظریہ سے فن تعمیر میں پری فیبریکیشن کی بنیاد پڑی۔

لی کربوزیر کا کام تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ بلڈنگز، ٹاؤن پلاننگ اور نظریات۔ اس نے اپنی مشہور کتاب المانک آف ماڈرن آرکیٹیکچر میں جدید فن تعمیر کے لئے بنیادی اصول متعین کئے۔ 1920ء کو لی کربوزیر کے حوالے سے فن تعمیر میں مختلف Theories کی دہائی کہا جاتا ہے۔ اس دوران اس نے مختلف نظریات پیش کئے اور کئی کتابیں تحریر کیں۔

لی کربوزیر کا تذکرہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوگا جب تک اس کی ٹاؤن پلاننگ کا تذکرہ نہیں کیا جائے۔ جن میں سب سے اہم بھارت کے صوبے مشرقی پنجاب کا صدر مقام چنڈی گڑھ ہے۔ جہاں اس نے ٹاؤن پلاننگ کے علاوہ متعدد ایڈمنسٹریٹو اور جیوڈیشل عمارتیں تعمیر کیں۔ اسی زمانے میں اس نے احمد آباد میں بھی کئی عمارتیں تعمیر کیں۔ 62-1961ء میں اس نے برلن کے مرکز کا نقشہ تیار کیا۔ 27/اگست 1965ء کو جب اس کا انتقال ہوا تو اس زمانے میں وہ وینس میں ایک ہسپتال بنا رہا تھا۔ جو اس کی موت کے باعث نامکمل رہ گیا۔

ولادت

❁ مکرم چوہدری حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاکسار کے بھانجے مکرم شہزاد قیصر صاحب میکینیکل انجینئر ابن مکرم رانا محمد اسلم صاحب آف مصطفےٰ آباد فیصل آباد شہر کو مورخہ 27 ستمبر 2006ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام جہاں زیب عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نثار احمد ناصر صاحب آف شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور کا نواسہ ہے۔ بچے کی چھاتی میں انفیکشن ہے جس کا علاج ساحل ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی کامل وعاجل شفایابی، درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

❁ مکرم وسیم احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بیٹی سے نوزا ہے۔ دونوں بہنیں ماشاء اللہ وقف نو میں شامل ہیں۔ ازراہ شفقت حضور انور نے افشاں وسیم نام عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب مرحوم جڑانوالہ کی پوتی ہے اور مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب گولیکی کی نواسی احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بہنوں کو خادم دین، نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین بنا دے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرمہ شاہدہ غنی صاحبہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتی ہیں کہ میرے بھائی مکرم بشارت غنی صاحب اعوان یکم جون 2006ء کو بعمر 48 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اسی روز مکرم انعام الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور ہانڈو گجر قبرستان میں تدفین ہوئی۔ ہم تین بہنیں اور پانچ بھائی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مرحوم نمازوں کے پابند تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ مرحوم کی بلندی درجات اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب آمین

❁ مکرم مرزا مبشر احمد قمر صاحب صدر جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں خاکسار کی بھانجی عائشہ طیبہ بنت مکرم طارق محمود صاحب آف بیلجیئم کی تقریب آمین مورخہ 11/اگست 2006ء کو منعقد ہوئی۔ ہمارے بہنوئی مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ۔ بیوت الحمد ربوہ نے بچی سے آخری تین سورتیں زبانی سنیں اور دعا کروائی احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادمہ دین اور اللہ کی نیک بندی بنائے اور مزید تعلیم حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہو آمین

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

صوبے اشیاء صرف کی قیمتوں پر کنٹرول کریں

وزیراعظم شوکت عزیز نے وفاقی کابینہ کے اجلاس میں ہدایت کی ہے کہ صوبے اشیاء صرف کی قیمتوں پر کنٹرول کریں، چینی گندم اور دیگر اشیاء کا وافر ذخیرہ موجود ہے جس چیز کی قلت پیدا کی گئی اس سے مارکیٹ کو بھر دیا جائے گا۔ قیمتوں میں اضافہ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے ۔ وفاقی کابینہ کے اجلاس میں اشیاء کی قیمتوں میں استحکام پر اطمینان کا اظہار کیا گیا ۔ پرائس مجسٹریٹ کھادوں کی قیمت پر نظر رکھیں گے۔

ذخیرہ اندوزی برداشت نہیں کی جائے گی

وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ حکومت گراں فروشی ۔ ملاوٹ اور ذخیرہ اندوزی برداشت نہیں کرے گی۔ سستی اشیاء کی فراہمی کیلئے حکومت ہر ممکن اقدام کرے گی۔ قیمتوں کی مانیٹرنگ کیلئے صوبے بھر کی ضلعی حکومتوں کو متحرک کر دیا گیا ہے۔

صلاح الدین چیف آف جنرل سٹاف مقرر

آئی ایس پی آر کے مطابق لیفٹیننٹ جنرل صلاح الدین کو جی ایچ کیو میں نیا چیف آف جنرل سٹاف اور لیفٹیننٹ جنرل طارق مجید کو راولپنڈی کا نیا کور کمانڈر مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے لیفٹیننٹ جنرل طارق مجید چیف آف جنرل سٹاف اور لیفٹیننٹ جنرل صلاح الدین کور کمانڈر راولپنڈی تھے۔ صدر جنرل پرویز مشرف نے بطور چیف آف آرمی سٹاف دونوں سینئر جرنیلوں کی تبدیلی کے فیصلے کی باقاعدہ منظوری دی ہے۔ دونوں جرنیل یکم نومبر کو اپنے اپنے عہدوں کا چارج سنبھالیں گے۔

مسلم انتہا پسندوں کے ساتھ مذاکرات سے انکار

امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے مسلم انتہا پسندوں کے ساتھ مذاکرات سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ ہم جن لوگوں کو جمہوریت کے ذریعے آزادی دلا رہے ہیں۔ ان پر یہ انتہا پسند حملے کرتے ہیں۔

امریکہ کو تین اہم پیغامات

صدر جنرل پرویز مشرف کے معتمد خاص اور پاکستان میں ''قومی سلامتی کونسل'' کے سیکرٹری جنرل طارق عزیز اور امریکہ کے سفیر ریان سی کروکر کے درمیان اسلام آباد میں ایک ملاقات کے دوران پاکستان کی طرف سے تین اہم پیغامات پہنچائے گئے ۔(1) پاکستان ڈاکٹر قدیر خان کے حوالے سے امریکہ کو مزید کوئی تفصیلات فراہم نہیں کرسکتا اور اب اس باب کو بند سمجھا جائے (2) ایف 16 طیاروں کی فراہمی سے متعلق پاکستان کی تمام شرائط پوری کی جائیں۔ (3) امریکی حکومت وزیرستان امن معاہدہ کی بھرپور حمایت کرے تا کہ اس معاہدہ کو علاقہ میں قیام امن کیلئے بہترین لائحہ عمل کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔

کمپیوٹر کو گرد اور دھوئیں سے بچائیں

کمپیوٹرز میں گرد پڑ جانے سے اس کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے اور اس کی عمر گھٹ جاتی ہے۔ دھول اور گرد سے کمپیوٹر کے گرافکس کارڈ اور پروسیسر پر منفی اثرات پڑتے ہیں ۔ ماہرین کے مطابق زیادہ گرد پڑ جانے سے پروسیسر جلد گرم ہو جاتا ہے جس سے اس کے پنکھے پر منفی اثر پڑتا ہے۔

پاکستان کشمیری مجاہدین کے خلاف کام کرے

امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کو کشمیری مجاہدین کے خلاف بھارت سے مل کر کام کرنے کیلئے کہہ دیا ہے ۔ کشمیر کے جہادی گروپوں میں سے کئی گروپ بھارت میں دہشت گرد حملوں کے ذمہ دار ہیں جنوبی ایشیا کے اس اہم مسئلہ کے حل میں امریکی مفاد وابستہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار امریکی نائب وزیر خارجہ برائے سیاسی امور نکولس برنز نے کیا اور کہا شمالی وزیرستان کے امن معاہدے پر عمل درآمد کا جائزہ لے رہے ہیں ۔ پاکستان کو مشورہ ہے کہ قبائلی علاقوں میں دہشت گردی سیل کے خاتمہ کیلئے قدم اٹھائے۔

اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری جنرل کا انتخاب

سلامتی کونسل میں اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری جنرل کے انتخاب کے ابتدائی مرحلہ میں جنوبی کوریا کے وزیر خارجہ بان کی مون کامیاب رہے ہیں۔ اس غیر رسمی مرحلہ میں کامیاب ہونے والا امیدوار اگلے مرحلے میں جیت جاتا ہے۔ سلامتی کونسل کے پانچوں مستقل اراکین یعنی امریکہ، چین، روس، فرانس اور برطانیہ نے ان کی حمایت کی اور سلامتی کونسل کے 15 ارکان میں سے 14 نے ووٹ دیئے جبکہ ایک رکن غیر حاضر رہا۔ بھارتی امیدوار نے دست برداری کا اعلان کیا۔ اب یہ انتخاب 9 راکتوبر کو ہوگا۔

خدا کی قدرت

بے شمار جانور ہیں جو اپنی مخصوص صفات کی وجہ سے قدرت کی تخلیق کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ سانپ کان نہ ہونے کے باوجود آواز سے پیدا ہونے والے ہلکے سے ہلکے ارتعاش کو بخوبی محسوس کر کے اس کے مطابق ردعمل دکھاتا ہے اور درجۂ حرارت میں اتنی خفیف تبدیلی کہ حساس سے حساس الیکٹرانک آلات اسے محسوس نہ کر سکیں کو محسوس کر کے شکار پر جھپٹتا یا خطرے سے بھاگ جاتا ہے۔ کاکروچ اتنی خفیف سرسراہٹ کہ کوئی الیکٹرانک آلہ اسے نوٹ نہ کر سکے کو محسوس کر لیتا ہے۔ سمندر کے کنارے پایا جانے والا ایک پرندہ سخت سمندری سیپیوں اور گھونگھوں کو اپنی چونچ سے توڑ کر اندر سے غذا حاصل کر لیتا ہے۔ یہ نیومیٹک مشین Pneumatic کے اصول پر کام کرتا ہے جو سخت چٹانوں میں سوراخ کرنے کے کام آتی ہے۔ اس کا اصول یہ ہے کہ جس سخت جگہ میں سوراخ کرنا مشکل ہو اگر وہاں ایک ہی جگہ کئی سو فی سیکنڈ کے حساب سے لگاتار ضربیں لگائی جائیں تو آسانی سے سوراخ ہو جاتا ہے۔ انسان نے تو سائنسی تجربات کی مدد سے اب جا کر یہ اصول دریافت کیا ہے لیکن اس پرندے کو شروع سے اس کا علم ہے! سمندری مچھلیوں میں ایسی بھی ہیں کہ خطرہ بھانپ کر گہرا سیاہی مائل محلول چھوڑتی ہیں اور پانی کو رنگدار بنا کر اس میں غائب ہو جاتی ہیں۔ بعض شدید بدبودار مادہ چھوڑ کر دشمن کو بھگا دیتی ہیں Electric cel ایسی مچھلی ہے جو 500 وولٹ کا کرنٹ جسم سے چھوڑ کر گھوڑے۔ بیل۔ انسان وغیرہ کو موت کی نیند سلا سکتی ہے۔ یاد رہے گھروں میں استعمال ہونے والی بجلی کا وولٹ صرف 220 ہوتا ہے جبکہ امیر ملکوں میں صرف 110 وولٹ بھی سارے کام کرتا ہے۔ جانور تو ایک طرف بعض گوشت خور پودے بھی ہیں جو باقاعدہ چھوٹے چھوٹے کیڑوں مکوڑوں کو پکڑتے اور ہڑپ کر جاتے ہیں۔ الغرض یہ کائنات عجائبات قدرت سے بھری پڑی ہے۔

ربوہ میں سحر و افطار 6۔ اکتوبر

طلوع فجر	4:44
طلوع آفتاب	6:03
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:50

چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
حسن نکھار کریم
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434 Fax:6213966

ھوالشافی ھوالناصر
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں ۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال
احمد ٹاؤن داروغہ والا جی ٹی روڈ لاہور

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، دیجی ٹیبل ڈیزائن، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

Woodsy... Chiniot
Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

ربوہ و گردو نواح میں مکانات، پلاٹس و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی گھی ریلوے روڈ۔ ربوہ
طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر
فون آفس: 047-6214220
موبائل: 0300-7704214

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 6212837 رہائش: 6214321

C.P.L 29-FD

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود 047-6215231

ترقی کی جانب ایک اور قدم نام ہی کافی ہے
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون شوروم 047-6215747 فون 047-6211649

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار ربوہ
فون شوروم 047-6213649 فون 047-6211649

کلاس ون اور ٹو میں داخلے جاری ہیں
تمام والدین جو اپنے بچگان کی بنیادی تعلیم بین الاقوامی معیار پر استوار کرنے کے خواہشمند ہیں۔ وہ ٹونکل سٹار نرسری سکول اینڈ لینگوئج اکیڈمی سے رابطہ کریں۔ کلاس ون اور ٹو میں داخلے جاری ہیں۔ اس سال دوسرے سکولوں سے منتقل ہونے والے طلباء سے ایڈمیشن فیس وصول نہیں کی جائے گی۔ نشستیں محدود ہیں اس لئے جلد رابطہ کریں۔
ڈائریکٹر ٹونکل سٹار نرسری سکول اینڈ لینگوئج اکیڈمی
سفیر احمد خان ایم۔ اے ایجوکیشن امریکہ ۔ فون نمبر 047-6211800